آسان اصولِ میراث

نظرِ ثانی
حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین قاسمی صاحب
صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد

مرتب
محمد غیاث الدین حسامی

ناشر: مدرسہ اسلامیہ منہاج العلوم
ورم گڈہ، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آسان اصولِ میراث

نظرِ ثانی

حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی

صدر مفتی دار العلوم حیدر آباد

مرتب

محمد غیاث الدین حسامی

ناشر

مدرسہ اسلامیہ منہاج العلوم

ورم گڈہ حیدر آباد

تفصیلات کتاب

نام کتاب : آسان اصولِ میراث

مرتب : مولانا محمد غیاث الدین حسامی 9391717708

زیرنگرانی : مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی
صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد

ناشر : مدرسہ اسلامیہ منہاج العلوم
ورم گڈہ حیدرآباد

سن اشاعت : طبع اول ۱۴۳۴ھ طبع ثانی ۱۴۳۷ھ
مطابق 2013ء 2016ء

صفحات : 52

تعداد : طبع اول ایک ہزار، طبع ثانی دو ہزار

قیمت : 60

ملنے کے پتے

مدرسہ اسلامیہ منہاج العلوم، ورم گڈہ حیدرآباد 9391717708

دکن ٹریڈرس حیدرآباد 040-24511777

ہندوستان پیپر ایمپوریم حیدرآباد 9246543507

سنابل بک ڈپو حیدرآباد 8686918152

تقریظ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
امیر ملت اسلامیہ آندھرا پردیش

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد:

مولانا محمد غیاث الدین حسامی سلمہ نے ''آسان اصول میراث'' کے نام سے ایک رسالہ مرتب فرمایا ہے، جس پر مولانا مفتی جمال الدین صاحب مدظلہ کی تقریظ بھی ہے، احقر کو باقاعدہ مطالعہ کا موقعہ نہیں مل سکا۔

زبان سادہ، عام فہم ہے طلبا و طالبات کو انشاء اللہ اس رسالہ سے مسائلِ میراث کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

اللہ تعالی ان کی یہ کاوش قبول فرمائے، اوراس کو نافع بنائے۔ آمین

محمد جمال الرحمٰن مفتاحی

۱۹ / ۵ / ۱۴۳۲ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب دامت برکاتہم
صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:

اسلام میں علم فرائض کی بڑی اہمیت ہے، اسے نصف علم قرار دیا گیا ہے، اسے خود سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کا حکم ہے، زبانِ رسالت سے یہ پیشین گوئی بھی ہے کہ یہ علم قرب قیامت میں سب سے پہلے اٹھالیا جائے گا، اسی لئے صحابہ کرامؓ نے اس علم پر خاص توجہ دی اور اس میں مہارت پیدا کی، پھر ائمہ اربعہ نے اس کے اصول وضوابط کو کھول کھول کر بیان فرمایا، اسکے بعد علماء امت نے اس پر مفصل کتابیں لکھیں، جن میں علامہ سجاوندی کی کتاب ''سراجی'' کافی مشہور ہے، اور درسی نظامی میں داخل نصاب ہے، فرائض میں یہی ایک کتاب داخل درس ہونے کی وجہ سے کما حقہ طلبا طالبات وفرائض کے اصول وضوابط پر گرفت نہیں ہو پاتی تھی، اسلئے ان کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے مولانا محمد غیاث الدین حسامی زید علمہ و فضلہ نے ''آسان اصول میراث'' نامی ایک کتاب ترتیب دی ہے، جس میں مناسخہ تک کے سارے اصول میراث کو آسان زبان میں سمجھایا ہے، اور مثالوں سے اس کی وضاحت کی ہے، میں نے بھی اس کتاب کو اول تا آخر پڑھا ہے، اور مفید پایا ہے۔

ضرورت ہے کہ اہل مدارس اس کتاب پر سنجیدگی سے غور فرمائیں اور سراجی سے پہلے اس کتاب کو داخل درس کر کے طلبہ کی آسانی کا سامان پیدا فرمائیں، یوں بھی اگر سراجی پڑھنے کے دوران اس کتاب سے مدد لی جائے تو نفس مسئلہ کے سمجھنے میں بڑی کارآمد ثابت ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اہل علم کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط

محمد جمال الدین قاسمی
۱۹ / ۵ / ۱۴۳۲ھ

پیش لفظ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم
ناظم المعہد العالی

اسلام سے پہلے دنیا میں مالی نظام ارتکازِ دولت پر مبنی تھا، چند افراد کے پاس زیادہ سے زیادہ دولت رہا کرتی تھی، اس ارتکاز کا ایک سبب قانونِ میراث بھی تھا، یہودیوں کے یہاں پوری میراث صرف بڑے لڑکے کو مل جاتی تھی، ہندوؤں کے یہاں میراث میں عورتوں کا کوئی حق نہیں تھا، زمانۂ جاہلیت میں میراث کے حقدار وہ لوگ سمجھے جاتے تھے جو لڑ کے اور دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، اس لئے خواتین اور نابالغ بچوں کو ترکہ میں کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔

اسلام نے ایک ایسے نظام معیشت کی بنیاد رکھی جس میں دولت کی زیادہ سے زیادہ تقسیم ہو، اس اصول کو جہاں زندگی کے دوسرے شعبوں میں برتا گیا، وہیں قانونِ میراث میں بھی اس کو ملحوظ رکھا گیا، مردوں اور جوانوں کے ساتھ ساتھ عورتوں اور بچوں کو بھی میراث میں حق دیا گیا اور تقسیم میراث کا ایک ایسا متوازن اور منصفانہ نظام مقرر کیا گیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں ملتی؛ بلکہ آج مغرب سے مشرق تک مختلف ملکوں اور قریوں کے قانون میں اسلام کے قانونِ میراث سے خوشہ چینی کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں جتنی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ قانونِ میراث کو بیان کیا گیا ہے، نماز و روزہ کے احکام بھی اتنی تفصیل کے ساتھ ذکر نہیں کئے گئے ہیں، پھر اس کو فریضۃ من اللہ ‘‘ اور ’’ حدود اللہ ‘‘ کہا گیا ہے، اس سے شریعت میں قانونِ میراث کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، فقہاء نے اس قانون کو ’’ فرائض ‘‘ کے عنوان سے ذکر کیا ہے؛ بلکہ اس کی

اہمیت کی وجہ سے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی تالیف کی ہیں۔

اردو زبان میں اس موضوع پر کم لکھا گیا ہے، محبّ عزیز مولانا محمد غیاث الدین حسامی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس موضوع پر بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ قلم اٹھایا ہے اور احکام میراث کا خلاصہ اور عطر پیش کر دیا ہے، کتاب واقعی اسم با مسمیٰ ہے اور نہایت آسان اور عام فہم زبان میں مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، امید ہے کہ یہ کتاب نہ صرف طلبۂ مدارس کے لئے مفید ہوگی؛ بلکہ شعبۂ قانون سے تعلق رکھنے والے اصحابِ ذوق اور دوسرے اہل دانش کے لئے بھی ایک بہترین علمی سوغات ثابت ہوگی، دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے لوگوں کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، مؤلف کے ذریعہ مزید علمی خدمت سرانجام پائے، نیز مسلمانوں کو احکام شریعت کے مطابق قانونِ میراث کو نافذ کرنے کی توفیق میسر ہو، واللّٰہ ھو المستعان۔

خالد سیف اللہ رحمانی

۲۹/ جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ

۱۱/ اپریل ۲۰۱۳ء

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد مکرم محی الدین صاحب زید علمہ وفضلہ

استاذ فقہ دار العلوم حیدرآباد

اسلام نے تقسیمِ وراثت کا ایک نہایت ہی پاکیزہ ومتوازن نظام دیا ہے، حقداروں کے حصص خود اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے، احادیث وآثار میں ترکہ سے حصہ پانے والوں اور نہ پانے والوں کی تفصیلات موجود ہیں، فقہاء کرام اور علم الفرائض کے ماہرین نے انہی کی روشنی میں ایسے دلچسپ وحیرت انگیز اصول وضوابط مستنبط فرمائے ہیں جن کی مدد سے ایک طرف میت کے مال کا بٹوارہ بھی آسان ہوجاتا ہے اور دوسری طرف کسی وارث کی ایک پائی بھی ضائع نہیں ہوتی، قانونِ وراثت کی تشریح پر علامہ سجاوندیؒ کی کتاب ''سراجی'' سند وحجت کا درجہ رکھتی ہے، درسِ نظامی میں یہ کتاب دو بار پڑھائی جاتی ہے، اس کے باوجود اس کے بعض مسائل کماحقہ طلباء کے قابو میں نہیں آتے اور اگر ان مسائل کی باقاعدہ مشق ومزاولت نہ رکھی جائے تو وہ حافظہ سے جلد زائل بھی ہوجاتے ہیں، اِدھر عامۃ الناس میں ترکہ ووراثت کے معاملہ میں خاص حساسیت برتی جاتی ہے، جس کی بنا پر اس تعلق سے ان کے سوالات بھی بکثرت آتے ہیں، اس لئے اس علم سے بے استعدادی خوش آئند نہیں۔

رفیق محترم حضرت مولانا محمد غیاث الدین حسامی زید مجدہم نے اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی عام فہم رسالہ بزبانِ اردو ترتیب دیا ہے جس میں مناسخہ تک کے مسائل موجود ہیں، مولانا موصوف نے بڑی عمدگی کے ساتھ وارثین کے حالات کو ضبط فرمایا، قواعد میراث کو متعدد مثالوں سے سمجھایا، اصول کو احوال پہ منطبق کیا، مولانا موصوف کو چوں کہ سالہا سال تک اس فن کو پڑھانے کا تجربہ بھی ہے؛ اس لئے انہوں نے اپنے رسالہ کو سہل سے سہل تر کرنے کی پوری کوشش کی، یہ رسالہ خاص طور پر طلباء مدارس اور باذوق حضرات کیلئے بڑا مفید اور اس فن سے آگاہی حاصل کرنے کا ایک اچھا ذریعہ ہے، مولانا موصوف دوسرا ایڈیشن شائع فرمارہے ہیں، اپنے حسنِ ظن کی بنا پر اس بے مایہ سے انہوں نے کچھ لکھنے کو کہا جس کی تکمیل میں یہ چند سطریں لکھدی گئیں، اللہ تعالیٰ اس طبع ثانی کو بھی قبولِ عام نصیب فرمائے اور مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

محمد مکرم محی الدین عفی عنہ

۱۱/شوال ۱۴۳۷ھ

عرض مرتب

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد:

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے مکمل ایک رکوع میں علم الفرائض کو ذکر کیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس علم کو نصف علم قرار دیا، اسی اہمیت کے پیش نظر یہ علم علماء کے نزدیک بڑی قدرومنزلت کا حامل رہا ہے، لیکن یہ علم دوسرے علوم کے بہ نسبت کچھ مشکل ہے اسلئے اس کے پڑھنے، پڑھانے، سمجھنے اور سمجھانے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے، علامہ سجاوندیؒ نے انتہائی تحقیق وجستجو کے ساتھ سراجی کی تصنیف کی جو درس نظامی میں ایک مسلّم حیثیت رکھتی ہے، جس کی تسہیل کے لئے علماء نے بہت ساری شروحات تحریر کی ہیں۔

احقر کی یہ کتاب کوئی مستقل تصنیف نہیں بلکہ وہ نوٹس ہیں جو احقر نے ترجمہ قرآن اور جلالین پڑھنے والے طلباء وطالبات کیلئے جمع کیا ہے، عموماً مدارسِ اسلامیہ میں سراجی ہفتم عربی یا شعبۂ افتاء میں پڑھائی جاتی ہے، نیچے کی جماعتوں میں ترجمہ قرآن یا جلالین پڑھنے والے طلبا وطالبات کو میراث کی آیتوں کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے، نیز سراجی کے علاوہ کوئی ایسی کتاب مدارس کے نصاب میں نہیں ہے جو آیات میراث سمجھنے میں معین و مددگار ثابت ہو، اس کا احساس احقر کو دورانِ تدریس بہت زیادہ ہوا ہے۔

اس کتاب کو ترتیب دینے میں کئی کتابوں سے استفادہ کیا گیا، مسائل کی تخریج اور مثالوں کو دینے میں طرازی شرح سراجی کو مقدم رکھا گیا ہے اور کتاب کی ترتیب کا تمام کام حضرت الاستاذ مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد کی نگرانی میں ہوا، حضرت مفتی صاحب نے اخیر میں اس کی تصحیح بھی فرمائی اور قیمتی مشوروں سے نوازا، اللہ تعالی آپ بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

اخیر میں احقر اپنے پیرومرشد عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب

دامت برکاتہم امیر ملت اسلامیہ آندھرا پردیش کا ممنون ومشکور ہے کہ آپ نے قیمتی دعائیہ کلمات کے ذریعہ اس کتاب کی اہمیت وافادیت میں اضافہ فرمایا، احقر کے لئے یہ بڑی حوصلہ افزائی کی بات ہے، نیز حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب ناظم المعہد العالی الاسلامی کا بھی ممنون ہے کہ آپ نے احقر کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے ایک قیمتی پیش لفظ تحریر کیا، جس کی وجہ سے کتاب کی اہمیت وافادیت میں اضافہ ہوا، اسی طرح استاذ مکرم حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد کا ممنون و مشکور ہے کہ جن کی علمی سرپرستی مجھ جیسے ناچیز کو برابر حاصل ہے، اور جن کے مشوروں پر عمل کرنا اپنے لئے سعادت مندی سمجھتا ہے، ان تمام بزرگوں کو اللہ تعالی اجر جزیل عطا فرمائے اوران کی علمی وروحانی سرپرستی ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔

اسی طرح ہمارے صدیقِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد مکرم محی الدین قاسمی صاحب استاذ دارالعلوم حیدرآباد کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے طبع ثانی کے موقع پر اپنی قیمتی کلمات لکھ کر احقر کی ہمت افزائی کی اوراپنے قیمتی مشوروں سے برابر نوازتے رہے، اللہ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے اور آپ کے علم وفضل میں ترقی عطا فرمائے۔

اخیر میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ باوجود کوشش اور محنت کے اگر کوئی غلطی اس کتاب میں رہ گئی ہو تو احقر کو اس سے مطلع فرمائیں انشاء اللہ اس کی تصحیح آئندہ ایڈیشن میں کردی جائے گی۔ **وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین.**

محمد غیاث الدین حسامی

۲۹/ جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ

فون نمبر: 9391717708

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے، اور درود وسلام نازل ہو رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آپؐ کے پاک وصاف آل واولاد پر۔

علم فرائض اور اس کی اہمیت

علم فرائض: وہ علم ہے جس کے ذریعہ میت کا چھوڑا ہوا مال اس کے شرعی ورثاء کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ معلوم ہو اور اس کو علم المواریث بھی کہتے ہیں۔

موضوع: علمِ فرائض کا موضوع میت کا چھوڑا ہوا مال اور اس کے ورثاء ہیں، اس علم میں ان ہی دونوں سے بحث کی جاتی ہے۔

غرض وغایت: مستحقین تک ان کے حقوق پہونچانا اور چھوڑے ہوئے مال کی تقسیم میں غلطی سے بچنا ہے۔

علمِ فرائض کی فضیلت:

علمِ فرائض بڑی فضیلتوں والا علم ہے، شریعت کے دیگر احکام کو اللہ تعالی نے اجمالاً نازل کیا؛ لیکن علمِ فرائض کو تفصیلاً بیان کیا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرائض کو سیکھو اور سکھلاؤ؛ کیونکہ وہ آدھا علم ہے۔

ترکہ: میت کے چھوڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں۔

ورثاء: میت کے وہ رشتہ دار جو انتقال کے بعد اس کے مال کے حصص شرعیہ کے مطابق مستحق ہوتے ہیں۔

ترکہ اور حقوق اربعہ

میت کے چھوڑے ہوئے مال کے ساتھ سب سے پہلے چار حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں:

(۱) پہلے ترکہ میں سے میت کی تجہیز و تکفین کی جائے گی، جس میں نہ اسراف کیا جائے گا اور نہ بخل سے کام لیا جائے گا (۱)☆

(۲) پھر باقی ترکہ میں سے میت کا قرض ادا کیا جائے گا، قرض ادا کرنے میں اگر پورا مال ختم ہو جائے تو بھی اسے ادا کیا جائے گا، بیوی کا مہر بھی قرض ہی میں داخل ہے، اسے بھی ادا کیا جائے گا۔

(۳) پھر باقی ترکہ کے ایک تہائی مال سے میت کی وصیت پوری کی جائے گی، خواہ وصیت حقوق اللہ سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے متعلق ہو، آخر میں باقی ماندہ ترکہ میت کے شرعی ورثاء کے درمیان شرعی ہدایات کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

شرعی ورثاء

وہ لوگ ہیں جن کا وارث ہونا قرآن، حدیث یا اجماع سے ثابت ہو۔

ترکہ کے مستحقین:

میت کا ترکہ بالترتیب درج ذیل حضرات کو دیا جائے گا:

(۱) پہلے اصحاب فرائض کو ملے گا، اصحاب فرائض میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کے حصے شریعت میں متعین ہوں، ان کو ذوی الفروض بھی کہتے ہیں۔

(۲) اصحابِ فرائض کو دینے کے بعد ترکہ عصبۂ نسبی کو ملے گا، عصبہ نسبی میت کے وہ

☆(۱) بیوی کی تجہیز و تکفین کی ذمہ داری شوہر پر ہے، شوہر کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد پر ہے، اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں باپ پر ہے۔

رشتہ دار ہیں جو اصحاب فرائض سے بچا ہوا اور اصحاب فرائض نہ ہونے کی صورت میں سارا ترکہ لے لیتے ہیں۔

(۳) اصحاب فرائض اور عصبۂ نسبی نہ ہوتو ترکہ عصبۂ سببی کو ملے گا، عصبۂ سببی کا آج کل وجود نہیں ہے(۱)

(۴) اگر عصبۂ نسبی اور سببی میں سے کوئی نہ ہو اور ترکہ کچھ باقی رہ گیا ہوتو باقی ماندہ ترکہ زوجین کے علاوہ اصحاب فرائض کو ان کے حصوں کے بقدر دیا جائے گا، اس کو اصطلاح میں رد کہتے ہیں۔

(۵) اگر اصحاب فرائض اور عصبات میں سے کوئی نہ ہوں تو ذوی الارحام کو دیا جائے گا، ذوی الارحام میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ نہ قرآن وحدیث سے اور نہ اجماع سے مقرر ہو اور نہ وہ عصبات میں سے ہوں، جیسے پھوپھی، خالہ، ماموں بھانجی، اور نواسہ وغیرہ۔

(۶) ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو ترکہ مولی الموالات کو دیا جائے گا(۲)

(۷) اگر مولی الموالات بھی نہ ہوتو ترکہ کا وارث وہ اجنبی شخص ہوگا جس کے بارے میں میت نے یہ کہا ہو کہ وہ میرا نسبی رشتہ دار ہے، اسے **مقر له بالنسب** کہتے ہیں۔

---

(۱) عصبۂ سببی کو مولی العتاقہ بھی کہتے ہیں، مولی کے معنی آقا کے اور عتاقہ کے معنی آزاد کرنے کے ہیں مولی العتاقہ کے معنی آزاد کرنے والا آقا، آقا اور غلام کے درمیان ایک سببی رشتہ ہوتا ہے اسی لئے اس کو عصبۂ سببی کہتے ہیں۔

(۲) عقد موالات:

یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ آپ میرے مولی (کفیل) بن جائیں میں آپ کو اپنا وارث بناتا ہوں اور اگر مجھ سے کوئی موجب دیت جنایت ہو جائے تو آپ میری طرف سے دیت دیں، دوسرا شخص اس کو قبول کرے تو یہ ''عقد موالات'' ہے اور قبول کرنے والا مولی الموالات ہے۔ عقد مولات کے لئے درج ذیل شرائط ہیں:

(۱) موالات کرنے والا یعنی موجب آزاد، عاقل، بالغ ہو۔ (۲) عربی یا کسی عربی کا آزاد کیا ہوا نہ ہو۔

(۳) کسی دوسرے کا مولی العتاقہ نہ ہو۔ (۴) کسی ایسے شخص سے ''عقد موالات'' نہ کر چکا ہو، جس نے اس کا خون بہا ادا کر دیا ہو؛ اس لئے کہ تاوان ادا کرنے کے بعد معاہدہ توڑنا جائز نہیں۔

(۵) بیت المال نے اس کا خون بہا ادا نہ کیا ہو۔ (۶) عقد میں دیت اور وراثت کی صراحت ہو۔

یہ ساری شرطیں موالات کرنے والے (موجب) کے لئے ہیں، قبول کرنے والے کے لئے صرف عاقل ہونا کافی ہے۔ (طرازی)

(۸) اگر مقر لہ بالنسب بھی نہ ہو تو ترکہ اس شخص کو دیا جائے گا جس کے لئے میت نے سارے ترکہ کی وصیت کی ہو، اس کو موصی لہ بجمیع المال کہتے ہیں۔

(۹) اگر اوپر ذکر کردہ افراد میں سے کوئی نہ ہو تو میت کا ترکہ بیت المال میں جمع کرادیا جائے گا۔

موانع ارث:

وارثین چند اسباب کی وجہ سے وراثت کے مستحق نہیں ہو پاتے ہیں، ان کو موانع ارث کہتے ہیں۔

موانع ارث چار ہیں:

غلامی: غلام خواہ کسی بھی قسم کا ہو، وارثت سے محروم رہے گا۔

قتل: قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوگا (۱)

اختلافِ دین: یعنی مسلمان غیر مسلم اور غیر مسلم مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

---

(۱) قتل کی پانچ قسمیں ہیں۔ قتل عمد۔ قتل شبہ عمد، قتل خطا، قتل شبہ خطا، قتل بالسبب۔ ان پانچ قسموں میں سے شروع کی چار قسموں میں قاتل وراثت سے محروم رہے گا، اور اخیر کی قسم (قتل بالسبب) میں قاتل وراثت سے محروم نہیں ہوگا۔

(۱) قتل عمد: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جان بوجھ کر کسی ہتھیار سے یا ہتھیار کے قائم مقام چیز سے قتل کرنے کو قتل عمد کہتے ہیں، اس میں قصاص واجب ہوتا ہے اور قاتل وراثت سے محروم ہوتا ہے۔

(۲) قتل شبہ عمد: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جان بوجھ کر کسی ایسی چیز سے قتل کرنا جو نہ ہتھیار ہو اور نہ ہتھیار کے قائم مقام ہو، مگر اس سے قتل ہونے کا غالب گمان ہو، اس کو قتل شبہ عمد کہتے ہیں۔ جیسے بڑی لاٹھی، اس میں کفارہ اور دیت واجب ہوتی ہے اور قاتل وراثت سے محروم ہوتا ہے۔

(۳) قتل خطا: کسی مسلمان یا مورث کو شکار سمجھ کر قتل کر دینا، اس کو قتل خطا کہتے ہیں جیسے کسی ہرن کا نشانہ لیکر تیر چلایا اچانک مورث سامنے آگیا اور تیر لگ کر وہ مر گیا۔

(۴) قتل شبہ خطا: انجانے قتل کا ہو جانا جیسے درخت یا چھت سے بے اختیار کسی پر گر جائے اور جس پر گرے وہ مر جائے۔ ان دونوں (قتل خطا اور قتل شبہ خطا) میں کفارہ اور دیت خفیفہ واجب ہوگی۔ اور وارث وراثت سے محروم ہو جائے گا۔

(۵) قتل بالسبب: قتل کا سبب اختیار کرنا جیسے راستہ پر کنواں کھود دیا اور کنواں کھودنے والے کا رشتہ دار اس میں گر کر مر گیا، اس قتل سے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے، قاتل وراثت سے محروم نہیں ہوگا۔

اختلافِ دارین: دوملکوں کے رہنے والے کافروں کوایک دوسرے کا ترکہ نہیں ملے گا مسلمان خواہ کسی بھی ملک میں ہووہ اپنے رشتہ داروں کے ترکہ کے مستحق ہوں گے، اختلافِ دارین کا اعتبار مسلمانوں کے درمیان نہیں ہوگا۔

فروضِ مقدرہ

جو حصے اللہ تبارک وتعالی نے قرآن مجید میں متعین کردیئے ہیں ان کو فروضِ مقدرہ کہتے ہیں، اور یہ چھ ہیں:

(۱) نصف (آدھا) یعنی دو میں سے ایک یا 100 میں سے 50

(۲) ربع (چوتھائی) یعنی چار میں سے ایک یا 100 میں سے 25

(۳) ثمن (آٹھواں) یعنی آٹھ میں سے ایک یا 100 میں سے 12.5

(۴) ثلث (تہائی) یعنی تین میں سے ایک یا 100 میں سے 33.33

(۵) ثلثان (دوتہائی) یعنی تین میں سے دو یا 100 میں سے 66.66

(۶) سدس (چھٹا) یعنی چھ میں سے ایک یا 100 میں سے 16.67

فروضِ مقدرہ کی دوقسمیں ہیں:

(اول) نصف، ربع، ثمن (دوم) ثلثان، ثلث، سدس

اصحابِ فرائض

اصحاب فرائض یا ذوی الفروض کل بارہ افراد ہیں، جن میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں:

(۱) باپ (۲) جدِ صحیح (۳) اخیافی بھائی (ماں شریک بھائی) (۴) شوہر (۵) بیوی (۶) بیٹی (۷) پوتی نیچے تک (۸) حقیقی بہن (۹) علاتی بہن (باپ شریک بہن) (۱۰) اخیافی بہن (ماں شریک بہن) (۱۱) ماں (۱۲) جدۂ صحیحہ۔

جدِ صحیح: وہ مذکر جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطہ نہ ہو، جیسے دادا

(باپ کا باپ) اس میں ماں کا واسطہ درمیان میں نہیں ہے۔

جدِ فاسد: وہ مذکر جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ ہو، جیسے نانا (ماں کا باپ) اس میں مؤنث یعنی ماں کا واسطہ درمیان میں ہے۔

جدۂ صحیحہ: وہ مؤنث جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جدِ فاسد کا واسطہ نہ ہو، جیسے: دادی اور نانی کہ اس کا رشتہ میت سے جوڑنے میں نانا یعنی جدِ فاسد کا واسطہ درمیان میں نہیں ہے۔

جدۂ فاسدہ: وہ مؤنث جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جدِ فاسد کا واسطہ ہو، جیسے: نانا کی ماں کہ اس کا رشتہ میت سے جوڑنے میں نانا یعنی جدِ فاسد کا واسطہ درمیان میں ہے۔

اصحابِ فرائض کے احوال

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت نے باپ کے ساتھ اپنی کوئی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پرپوتا نیچے تک) چھوڑی ہو تو باپ کو سدس ملے گا، اس کو فرضِ مطلق کہتے ہیں۔

(۲) اگر میت نے باپ کے ساتھ صرف مؤنث اولاد (بیٹی پوتی پرپوتی نیچے تک) چھوڑی ہو تو باپ سدس کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا، اس کو فرض مع التعصیب کہتے ہیں۔

(۳) اگر میت کی کوئی مذکر و مؤنث اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک نہ ہوں تو باپ تنہا ہونے کی صورت میں پورا ترکہ یا دوسرے اصحابِ فرائض کے ساتھ ہونے کی صورت میں ان کو دینے کے بعد بچا ہوا ترکہ کا وارث ہوگا، اس کو تعصیبِ محض کہتے ہیں۔

جدِ صحیح کی چار حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت نے دادا کے ساتھ باپ کو بھی چھوڑا ہو تو دادا محروم ہو جائے گا، اسلئے کہ باپ کا رشتہ میت سے زیادہ قریب ہے۔

(۲) اگر میت نے دادا کے ساتھ اپنی کوئی مذکر اولاد چھوڑی ہو تو دادا کو سدس ملے گا۔

(۳) اگر میت نے دادا کے ساتھ صرف مؤنث اولاد چھوڑی ہو تو دادا سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔

(۴) اگر میت نے دادا کے ساتھ کوئی مذکر و مؤنث اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نہیں چھوڑی ہے تو دادا تنہا ہونے کی صورت میں پورے ترکہ کا یا دیگر اصحابِ فرائض کے ساتھ ہونے کی صورت میں ان کو دینے کے بعد بقیہ ترکہ کا وارث ہوگا۔

اخیافی بھائی بہن کی تین حالتیں ہیں:

(۱) ایک اخیافی بھائی یا بہن ہو تو اس کو سدس ملے گا۔

(۲) ایک سے زائد اخیافی بھائی بہن ہوں تو ان کو ثلث ملے گا، اور وہ آپس میں برابر برابر تقسیم کرلیں گے کسی کو کم یا کسی کو زیادہ نہیں دیا جائے گا۔

(۳) اگر میت کی مذکر و مؤنث اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک ہو یا میت کا باپ دادا اوپر تک ہو تو اخیافی بھائی بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک نہ ہو تو شوہر کو نصف ملے گا۔

(۲) اگر میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک ہو تو شوہر کو ربع ملے گا۔

بیویوں کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک نہ ہو تو بیویوں کو مجموعی طور پر ربع ملے گا۔

(۲) اگر میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک ہو تو بیویوں کو مجموعی طور پر ثمن ملے گا۔

بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر بیٹی ایک ہو اور میت کا بیٹا موجود نہ ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا۔

(۲) اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں اور میت کا بیٹا موجود نہ ہو تو بیٹیوں کو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر بیٹیوں کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بھی ہو تو وہ (بیٹا) ان کو عصبہ بنادے گا(۱) پھر دونوں مل کر یا تو پورا ترکہ لیں گے یا دیگر اصحابِ فرائض کو دینے کے بعد ما بقیہ آپس میں اس طرح تقسیم کر لینگے کہ ایک بیٹے کو دو بیٹیوں کے حصہ کے برابر ملے گا، اسی کو **للذّکر مثل حظّ الانثیین** کہتے ہیں (یعنی مذکر کو دو مؤنث کے حصہ کے برابر ملے گا)

پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں:

(۱) اگر پوتی ایک ہو اور میت کی کوئی اولاد (بیٹا بیٹی) نیز پوتا بھی نہ ہو تو پوتی کو نصف ملے گا۔

(۲) اگر پوتیاں ایک سے زائد ہوں اور میت کی کوئی اولاد (بیٹا بیٹی) نیز پوتا بھی نہ ہو تو پوتیوں کو ثلثان ملے گا، جس کو وہ آپس میں برابر تقسیم کر لیں گی۔

(۳) اگر پوتیوں کے ساتھ ایک حقیقی بیٹی بھی ہو (بیٹا پوتا نہ ہو) تو پوتیوں کو سدس ملے گا۔

(۴) اگر پوتیوں کے ساتھ حقیقی بیٹیاں ایک سے زائد ہوں تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی۔

(۵) اگر حقیقی بیٹیوں کی وجہ سے محروم ہونے والی پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو تو وہ ان کو عصبہ بالغیر بنادے گا اور دوسرے اصحاب فرائض کو دینے کے بعد باقی ترکہ ان کو مل جائے گا، اور وہ آپس میں **للذّکر مثل حظّ الانثیین** کے تحت تقسیم کر لیں گے۔

(٦) اگر پوتیوں کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا ہو تو پوتیاں اور پوتے سب محروم ہو جائیں گے، اسی طرح پر پوتیوں کے ساتھ اگر کوئی پوتا ہو تو پر پوتیاں اور پر پوتے سب محروم ہو جائیں گے۔

---

(۱) یہ شکل عصبہ بالغیر کی ہے اور عصبہ بالغیر وہ عورتیں ہیں جو اپنے بھائیوں کے موجودگی میں عصبہ بنتی ہے۔

حقیقی بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں:

(۱) اگر حقیقی بہن ایک ہو اور میت کا حقیقی بھائی، باپ، دادا، بیٹا، پوتا اور بیٹیاں نہ ہوں تو حقیقی بہن کو نصف ملے گا۔

(۲) اگر حقیقی بہنیں ایک سے زائد ہوں اور میت کا حقیقی بھائی، باپ، دادا، بیٹا، پوتا اور بیٹیاں نہ ہوں تو بہنوں کو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ میت کا باپ، دادا، بیٹا، پوتا اور بیٹیاں نہ ہوں؛ البتہ حقیقی بھائی ہو تو وہ (حقیقی بہنیں) عصبہ بالغیر بن جائیں گی، اور باقی ماندہ ترکہ کو آپس میں **للذّکر مثل حظّ الانثیین** کے تحت تقسیم کرلیں گے۔

(۴) اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ میت کا باپ، دادا، بیٹا، پوتا نہ ہوں؛ البتہ لڑکی پوتی میں سے کوئی ہو تو حقیقی بہنیں عصبہ ہوں گی اور لڑکی و پوتی کو دینے کے بعد ما باقی ترکہ حقیقی بہنوں کو ملے گا۔

(۵) اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ باپ دادا لڑکا پوتا وغیرہ میں سے کوئی بھی ہو تو حقیقی بہنیں محروم ہو جائیں گی۔

علاتی بہنوں کی سات حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی حقیقی بہن اور بھائی، باپ، دادا، بیٹا، پوتا، اور بیٹیاں، پوتیاں نہ ہو اور علاتی بہن ایک ہو تو اسے نصف ملے گا۔

(۲) اگر میت کی مذکورہ صورت میں علاتی بہنیں ایک سے زائد ہوں انہیں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر پہلی اور دوسری صورت میں علاتی بہن کے ساتھ ایک حقیقی بہن بھی ہو تو علاتی بہن کو سدس ملے گا۔

(۴) اگر علاتی بہنوں کے ساتھ میت کے اصول وفروع نہ ہوں اور حقیقی بہنیں ایک سے زائد ہوں تو علاتی بہنیں محروم ہوگی۔

(۵) اگر میت کے اصول وفروع نہ ہوں اور علاتی بہنوں کے ساتھ علاتی بھائی بھی ہوتو علاتی بہنیں عصبہ بالغیر ہوں گی اور دیگر اصحابِ فرائض کو دینے کے بعد ماباقی ترکہ آپس میں للذّکر مثل حظّ الانثیین کے تحت تقسیم کرلیں گے۔

(۶) اگر میت کے اصول اور مذکر فروع نہ ہوں اور علاتی بہنوں کے ساتھ میت کی مؤنث اولاد (لڑکی پوتی وغیرہ) میں سے کوئی ہوتو علاتی بہنیں عصبہ مع الغیر بن جائیں گی (۱)

(۷) اگر علاتی بہنوں کے ساتھ میت کی مذکر اولاد (لڑکا پوتا) باپ دادا میں سے کوئی ہوتو علاتی بہنیں محروم ہوجائیں گی۔

ماں کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر ماں کے ساتھ میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد ہو یا حقیقی، علاتی، اخیافی بھائی بہن میں سے کم ازکم دو ہوں تو ماں کو سدس ملے گا۔

(۲) اگر ماں کے ساتھ میت کی کوئی اولاد نہ ہو اور حقیقی، علاتی، اخیافی بھائی بہن یا تو بالکل نہ ہو یا ہوتو ایک ہی ہوتو ماں کو ثلث ملے گا۔

(۳) اگر ماں کے ساتھ میت کا صرف باپ اور شوہر بیوی میں سے کوئی ایک ہوتو شوہر یا بیوی کو حصہ دینے کے بعد ماباقی ترکہ کا ثلث ماں کو ملے گا، اسی کو ثلثِ باقی کہتے ہیں۔

جدۂ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں:

(۱) جدۂ صحیحہ کو سدس ملے گا، خواہ جدۂ صحیحہ دادی ہو یا نانی، اور چاہے وہ ایک ہو یا زائد مگر درجہ میں برابر ہوں تو وہ سدس ہی کی مستحق ہوں گی۔

---

(۱) عصبہ مع الغیر وہ عورتیں ہیں جو فروعِ مؤنث (بیٹی، پوتی، پرپوتی نیچے تک) کی موجودگی میں عصبہ بنتی ہے۔

(۲) جدۂ صحیحہ چار وجہوں سے محروم ہو جاتی ہے:

(الف) ماں کی وجہ سے تمام جدات ساقط ہو جاتی ہیں، خواہ وہ باپ کی جانب سے ہوں یا ماں کی جانب سے ہوں۔

(ب) باپ کی وجہ سے صرف باپ کی جانب کی جدات (دادیاں) محروم ہوتی ہیں، ماں کی جانب کی جدات محروم نہیں ہوتیں۔

(ج) دادا کی وجہ سے وہ دادیاں محروم ہوتی ہیں جو دادا کے واسطے سے ہوں جیسے دادا کی ماں وغیرہ؛ لیکن دادا کی بیوی یعنی میت کی دادی محروم نہیں ہوگی۔

(د) قریب والی جدات کی وجہ سے دور والی جدات محروم ہو جائے گی، خواہ باپ کی جانب کی ہوں یا ماں کی جانب کی ہوں۔

عصبات کا بیان

عَصَبَۃٌ، عَاصِبٌ کی جمع ہے یہ مذکر، مؤنث واحد جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع الجمع عصباتٌ ہے اس کے معنی گھیرنے اور احاطہ کرنے کے آتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف: عصبہ میت کے وہ رشتہ دار جن کا حصہ قرآن وحدیث میں متعین نہیں ہے؛ بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں تمام ترکہ کے اور دیگر اصحابِ فرائض کی موجودگی میں ما باقی ترکہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) عصبۂ نسبی (۲) عصبۂ سببی

عصبۂ نسبی وہ عصبہ ہے جن کا میت سے ولادت کا تعلق ہو۔

عصبۂ سببی وہ عصبہ ہے جن کا میت سے عتاق (آزادی) کا تعلق ہو(۱)

عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں:

عصبہ بنفسہ: ہراس مذکر رشتہ دار کو کہتے ہیں جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ نہ آئے۔

عصبہ بغیرہ: وہ عورتیں ہیں جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں جن کا حصہ تنہا ہونے کی صورت میں نصف اور ایک سے زائد ہونے کی صورت میں ثلثان ہے، یہ کل چار عورتیں ہیں:

(۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) حقیقی بہن (۴) علاتی بہن

عصبہ مع غیرہ: وہ عورتیں ہیں جو فروعِ میت (بیٹی پوتی وغیرہ) کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں، یہ صرف دو عورتیں ہیں: حقیقی بہن اور علاتی بہن۔

عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) جزءِ میت: یعنی میت کی نسلِ مذکر جیسے لڑکے، پوتے، پرپوتے نیچے تک اس کو رشتۂ بنوّت کہتے ہیں۔

(۲) اصلِ میت: یعنی میت کے اصولِ مذکر جیسے باپ، دادا، پردادا اوپر تک اس کو رشتۂ ابوّت کہتے ہیں۔

(۳) جزءِ اب میت: یعنی میت کے باپ کی نسلِ مذکر جیسے حقیقی بھائی، علاتی بھائی، حقیقی بھائی کے لڑکے وغیرہ اس کو رشتۂ اخوّت کہتے ہیں۔

(۴) جزءِ جدّ میت: یعنی میت کے دادا کی نسلِ مذکر جیسے حقیقی چچا، علاتی چچا، یا حقیقی چچا کے لڑکے وغیرہ اس کو رشتۂ عمومت کہتے ہیں۔

---

(۱) آزادی کے لئے غلام ہونا لازم ہے، اور غلاموں کا رواج آج کل نہیں ہے، اسلئے یہ عصبہ آج کے زمانہ میں نہیں پائے جاتے ہیں، ان کی تفصیل یہاں بیان نہیں کی جارہی ہے۔ فن کی دوسری کتابوں میں اس کی تفصیل دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ چاروں مذکورہ ترتیب سے ہی عصبہ بنیں گے اگر پہلے نمبر کے نہیں ہیں تب دوسرے نمبر والے، اور دوسرے نمبر کے نہ ہوں تو تیسرے اور وہ بھی نہ ہوں تو چوتھے نمبر والے عصبہ بنیں گے۔

مخارج فروض کا بیان

مخارج، مخرج کی جمع ہے جس کے معنی نکلنے کی جگہ کے ہیں اور فروض، فرض کی جمع ہے جس کے معنی حصہ کے ہیں، مخارجِ فروض کے معنی حصہ نکلنے کی جگہیں ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

فرائض کی اصطلاح میں مخارج ان اعداد کو کہتے ہیں جن سے تمام ورثاء کے متعینہ حصے نکلتے ہیں، مخرج کو مسئلہ بھی کہا جاتا ہے۔

مخارج سات ہیں: دو ، تین ، چار ، چھ ، آٹھ ، بارہ ، چوبیس، اور فروضِ مقدرہ چھ ہیں:

نصف ، ربع ، ثمن ، اسے صنف اول کہتے ہیں۔

ثلثان ، ثلث ، سدس، اسے صنف ثانی کہتے ہیں۔

مخارج سے حصوں کو نکالنے کے لئے چند قاعدوں کو جاننا ضروری ہے:

قاعدہ ۱

اگر قرآن مجید میں ذکر کردہ فروضِ مقدرہ (نصف ، ربع ، ثمن ، ثلثان ، ثلث ، سدس) میں سے صرف ایک حصہ آئے تو مسئلہ اسی حصہ کے ہم نام عدد سے بنے گا۔

ہم نام عدد کا مطلب:

ہم نام عدد کا مطلب یہ ہے کہ ربع اربعۃ سے نکلا ہے اور اربعۃ کے معنی چار کے ہیں تو مسئلہ چار سے بنے گا، اسی طرح ثلثان، ثلث کا ہم نام عدد ثلثۃ ہے جس کے معنی تین کے ہیں اور سدس کا ہم نام عدد سادسۃ ہے جس کے معنی چھ کے ہیں اور ثمن کا ہم نام عدد

ثامنۃ ہے جس کے معنی آٹھ کے ہیں لہٰذا مسئلہ تین، چھ، آٹھ سے بنے گا؛ لیکن نصف کا ہم نام کوئی عدد نہیں ہے؛ کیونکہ وہ کسی سے نکلا ہوا نہیں ہے: اسلئے اس کا ہم نام عدد ۲ مان لیا گیا ہے تو نصف کا ہم نام عدد ۲ ہوا۔ مثلاً

مسئلہ ۴
زید میــــــــــــت

بیوی	چچا
ربع	عصبہ بنفسہ
۱	۳

مسئلہ ۲
زینب میــــــــــــت

شوہر	باپ
نصف	عصبہ بنفسہ
۱	۱

قاعدہ ۲

جب کسی مسئلہ میں دو یا تین حصے آئیں اور وہ فروضِ مقدرہ کے ایک ہی صنف کے ہوں تو سب سے چھوٹے ہم نام عدد سے مسئلہ بنے گا، اور اسی چھوٹے ہم نام عدد سے تمام ورثاء کے حصے نکالیں گے، مثلاً: نصف، ربع، ثمن آئے تو ثمن (ثامنۃ ۸) سے مسئلہ بنے گا؛ کیونکہ یہی ان میں سب سے چھوٹا عدد ہے، پھر اسی میں سے نصف اور ربع والے ورثہ کو بھی دیا جائے گا۔ مثلاً:

مسئلہ ۴
زینب میــــــــــــــــــــت

شوہر	بیٹی	چچا
ربع	نصف	عصبہ بنفسہ
۱	۲	۱

قاعدہ ۳

اگر فروضِ مقدرہ کے صنف اول کے نصف صنف ثانی کے تمام یا بعض حصوں کے ساتھ آئے تو مسئلہ چھ سے بنے گا اور چھ میں سے ہی تمام ورثہ کے حصے متعین کئے جائیں گے۔

مسئلہ ٦

زینب میــــــــــــــــــــــــت

چچا	۲ اخیافی بہن	شوہر
عصبہ بنفسہ	ثلث	نصف
۱	۲	۳

قاعدہ ۴

اگر فروضِ مقدرہ کے صنف اول کا ربع صنف ثانی کے تمام یا بعض حصوں کے ساتھ آئے تو مسئلہ بارہ سے بنے گا اور اسی میں سے تمام ورثہ کے حصے متعین کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۲

زینب میــــــــــــــــــــــــت

چچا	۲ بیٹیاں	شوہر
عصبہ بنفسہ	ثلثان	ربع
۱	۸	۳

قاعدہ ۵

اگر فروضِ مقدرہ کے صنف اول کا ثمن صنف ثانی کے تمام یا بعض حصوں کے ساتھ آئے تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا اور اسی میں سے تمام ورثہ کے حصے متعین کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۴

زید میــــــــــــــــــــــــت

بیٹا	ماں	بیوی
عصبہ بنفسہ	سدس	ثمن
۱۷	۴	۳

نوٹ: اگر کسی مسئلے میں صرف عصبہ ہو تو مسئلہ ان کے عددِ رؤس (جتنے عصبہ ہیں اتنے حصوں) سے بنے گا، اگر عصبہ میں مذکر اور مؤنث دونوں ہوں تو مؤنث کو ایک اور مذکر کو دو مانیں گے اور اُسی لحاظ سے مسئلہ بنا کر مذکر کو دو اور مؤنث کو ایک حصہ دیا جائے گا۔

مثالیں

اصحابِ فرائض اور عصبہ کی تفصیلات جان لینے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہوتا ہے کہ ذیل میں اصحابِ فرائض وعصبات کی مثالیں نمونہ کے طور پر ذکر کی جائیں تاکہ حالات اچھی طرح ذہن نشین ہوجائیں، اور اس نہج پر مزید مثالیں بنا کر اپنی یادداشت کو پختہ کرنے میں سہولت ہو۔

باپ کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ٦
زید میــــــت

باپ	بیٹا
سدس	عصبہ بنفسہ
۱	۵

مسئلہ ٦
زید میــــــت

باپ	بیٹی
سدس وعصبہ بنفسہ	نصف
۱+۲= ۳	۳

مسئلہ ۱
زید میــــــت

باپ
عصبہ بنفسہ
۱

مسئلہ ۳
زید میــــــت

باپ	ماں
عصبہ بنفسہ	ثلث
۲	۱

دادا کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ۱
زید میــــــت

دادا	باپ
ساقط	عصبہ بنفسہ
	۱

مسئلہ ٦
زید میــــــت

دادا	بیٹا
سدس	عصبہ بنفسہ
۱	۵

مسئلہ ٦
زید میــــــت

دادا	بیٹی
سدس وعصبہ بنفسہ	نصف
۱+۲= ۳	۳

مسئلہ ۱
زید میــــــت

دادا
عصبہ بنفسہ
۱

مسئلہ۳

زید میـــــــــــــــــت

دادا	ماں
عصبہ بنفسہ	ثلث
۲	۱

اخیافی بھائی اور بہن کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ۶

زید میـــــــــــــــــت (۱)

اخیافی بھائی	چچا
سدس	عصبہ بنفسہ
۱	۵

مسئلہ۳

زید میـــــــــــــــــت

۱۴خیافی بہن	چچا
ثلث	عصبہ بنفسہ
۱	۲

مسئلہ۱

زید میـــــــــــــــــت (۱)

اخیافی بہن	بیٹا
ساقط	عصبہ بنفسہ
	۱

مسئلہ۳

زید میـــــــــــــــــت

اخیافی بھائی اخیافی بہن	چچا
ثـــلـــث	عصبہ بنفسہ
۱	۲

شوہر کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ۲

زینب میـــــــــــــــــت

شوہر	باپ
نصف	عصبہ بنفسہ
۱	۱

مسئلہ۴

زینب میـــــــــــــــــت

شوہر	بیٹا
ربع	عصبہ بنفسہ
۱	۳

بیویوں کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ۴

زید میـــــــــــــــــت

بیوی	باپ
ربع	عصبہ بنفسہ
۱	۳

مسئلہ۸

زید میـــــــــــــــــت

بیوی	بیٹا
ثمن	عصبہ بنفسہ
۱	۷

---

(۱): پہلی مثال میں بھائی کے بجائے بہن ہوتو بھی سدس ملے گا، اور تیسری مثال میں بیٹے کے بجائے باپ دادا ہوتو بھی اخیافی بہنیں ساقط ہوں گی۔

بیٹیوں کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ٦
زید میـــــــت
بیٹی | باپ
نصف | سدس وعصبہ بنفسہ
٣ | ١+٢=٣

مسئلہ ٦
زید میـــــــت
٢ بیٹی | دادا
ثلثان | سدس وعصبہ بنفسہ
٤ | ١+١=٢

مسئلہ ٣
زید میـــــــت
بیٹی | بیٹا
عصبہ بالغیر | عصبہ بنفسہ
١ | ٢

پوتیوں کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ٢
زید میـــــــت
پوتی | چچا
نصف | عصبہ بنفسہ
١ | ١

مسئلہ ٦
زید میـــــــت
٢ پوتیاں | باپ
ثلثان | سدس وعصبہ بنفسہ
٤ | ١+١=٢

مسئلہ ٦
زید میـــــــت
پوتی | بیٹی | دادا
سدس | نصف | سدس وعصبہ بنفسہ
١ | ٣ | ١+١=٢

مسئلہ ٣
زید میـــــــت
پوتی | بیٹی | چچا
ساقط | ثلثان | عصبہ بنفسہ
 | ٢ | ١

مسئلہ ٣
زید میـــــــت
٢ بیٹیاں | پوتا | پوتی
ثلثان | عصبہ بنفسہ | عصبہ بالغیر
٢ | ١ |

مسئلہ ٦
زید میـــــــت
پوتی | بیٹا | باپ
ساقط | عصبہ بنفسہ | سدس
 | ٥ | ١

حقیقی بہنوں کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ۶

زید میت

حقیقی بہن	ماں	چچا
نصف	ثلث	عصبہ بنفسہ
۳	۲	۱

مسئلہ ۳

زید میت

۵ حقیقی بہنیں	چچا
ثلثان	عصبہ بنفسہ
۲	۱

مسئلہ ۶

زید میت

۴ حقیقی بہنیں	حقیقی بھائی
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ
۴	۲

مسئلہ ۲

زید میت

حقیقی بہن	بیٹی
عصبہ مع الغیر	نصف
۱	۱

مسئلہ ۶

زید میت

حقیقی بہن	۲ بیٹیاں	باپ
ساقط	ثلثان	سدس وعصبہ بنفسہ
	۴	۱+۱= ۲

علاتی بہنوں کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ۲

زید میت

علاتی بہن	چچا
نصف	عصبہ بنفسہ
۱	۱

مسئلہ ۳

زید میت

۳ علاتی بہنیں	چچا
ثلثان	عصبہ بنفسہ
۲	۱

مسئلہ ۶

زید میت

علاتی بہن	حقیقی بہن	ماں	چچا
سدس	نصف	سدس	عصبہ بنفسہ
۱	۳	۱	۱

مسئلہ ۳

زید میت

علاتی بہن	۲ حقیقی بہنیں	چچا
ساقط	ثلثان	عصبہ بنفسہ
	۲	۱

مسئلہ ۶

زید میت

علاتی بہن	علاتی بھائی	ماں
عصبہ بالغیر		سدس
۵		۱

مسئلہ ۶

زید میت

علاتی بہن	بیٹی	ماں
عصبہ مع الغیر	نصف	سدس
۲	۳	۱

مسئلہ ۱

زید میت

علاتی بہن	بیٹا
ساقط	عصبہ بنفسہ
	۱

ماں کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ۶

زید میت

ماں	بیٹا
سدس	عصبہ
۱	۵

مسئلہ ۶

زید میت

ماں	۳ حقیقی بہنیں	باپ
سدس	ثلثان	عصبہ
۱	۲	۳

مسئلہ ۳

زید میت

ماں	باپ
ثلث کل	عصبہ
۱	۲

مسئلہ ۶

زید میت

ماں	باپ	شوہر
ثلث باقی	عصبہ بنفسہ	نصف
۱	۲	۳

جدۂ صحیحہ کی حالتوں کی مثالیں

مسئلہ ۶

زید میت

دادی	چچا
سدس	عصبہ بنفسہ
۱	۵

مسئلہ ۶

زید میت

دادی	نانی	ماں	بیٹی	چچا
ساقط	ساقط	سدس	نصف	عصبہ بنفسہ
		۱	۳	۲

مسئلہ ۶

زید میـــــــــــــــت

دادی	نانی	باپ
ساقط	سدس	عصبہ بنفسہ
	۱	۵

مسئلہ ۶

زید میـــــــــــــــت

دادی کی ماں	دادی	دادا
ساقط	سدس	عصبہ بنفسہ
	۱	۵

مسئلہ ۶

زید میـــــــــــــــت

پرنانی	دادی	بیٹا
ساقط	سدس	عصبہ بنفسہ
	۱	۵

حجب کا بیان

حجب کے معنی ہے روکنا، اسی سے حاجب دربان ہے۔

اصطلاحی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے تمام یا بعض حصے سے محروم ہونا۔

حجب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حجب نقصان (۲) حجب حرمان

حجب نقصان: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے زیادہ حصے کے بجائے کم حصہ پانا، حجب نقصان پانچ افراد کے ساتھ ہوتا ہے، شوہر ، بیوی ، ماں ، پوتی ، علاتی بہن۔

حجب حرمان: کسی وارث کا دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے بالکل محروم ہوجانا، اس حجب کے ورثاء کی دو جماعتیں ہیں۔

(۱) ایک وہ لوگ جو کبھی محروم نہیں ہوتے، یہ چھ افراد ہیں، زوجین ، والدین، لڑکے، لڑکیاں۔

(۲) دوسرے وہ لوگ جو کبھی محروم ہوتے ہیں اور کبھی محروم نہیں ہوتے، یہ درج ذیل افراد ہیں:

دادا، دادی، حقیقی بھائی بہن، علاتی بھائی بہن، اخیافی بھائی بہن، پوتا پوتی، حقیقی علاتی چچا وغیرہ۔

ان حضرات کے محروم ہونے اور نہ ہونے کے لئے دو قاعدے ہیں:

(۱) ذوالواسطہ واسطہ کے ہوتے ہوئے محروم ہوتا ہے۔

(۲) دور والے وارث قریب والے وارث کی موجودگی میں محروم ہوتے ہیں۔

محروم اور مجحوب میں فرق:

محروم وہ ہے جس میں وراثت سے روکنے والی چیز وارث کی ذات میں موجود ہو جیسے کفر، قتل، غلامی۔

مجحوب وہ ہے جس میں وراثت سے روکنے والی چیز وارث کی ذات میں موجود نہ ہو؛ بلکہ خارجی ہو، جیسے باپ کی موجودگی میں دادا کہ یہاں باپ دادا کو وراثت سے روک رہا ہے، خود دادا کی ذات میں کوئی کمی نہیں ہے۔

عول کا بیان

عول کے لغوی معنی زیادتی اور غلبہ کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

جب مخرج کے حصے بڑھ جائیں تو مخرج کے اجزاء میں زیادتی کرنے کو عول کہا جاتا ہے۔

مخارج کل سات ہیں:

دو ، تین ، چار ، چھ ، آٹھ ، بارہ ، چوبیس ،ان میں سے چار مخارج کا عول نہیں آتا ہے اور وہ یہ ہیں: دو ، تین ، چار ، آٹھ اور باقی تین (چھ ، بارہ ، چوبیس) مخارج کا عول آتا ہے۔

چھ کا عول طاق اور جفت دونوں طرح دس تک آتا ہے، کبھی سات آئے گا ،کبھی آٹھ آئے گا، کبھی نو آئے گا اور کبھی دس آئے گا، اور بارہ کا عول صرف طاق عدد میں آتا ہے، چنانچہ کبھی تیرہ آئے گا، کبھی پندرہ آئے گا اور کبھی سترہ آئے گا اور چوبیس کا عول جمہور علماء کے یہاں صرف ستائیس آتا ہے؛ لیکن عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ چوبیس کا عول اکتیس بھی آتا ہے۔

نوٹ: جس مسئلہ میں عول واقع ہو اس کو مسئلہ عائلہ کہتے ہیں۔

عددوں کے درمیان نسبتوں کا بیان

عدد کی تعریف:

عدد اسے کہتے ہیں جس میں تعدد ہو جیسے دو ، تین ، چار وغیرہ ،ایک میں تعدد نہیں ہے؛ اسلئے ایک کو عدد نہیں کہا جاتا ہے۔ دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور ہوتی ہے۔

تماثل:

باہم مشابہ ہونا: یعنی ایک عدد دوسرے عدد کے ہم مثل ہو تو ان دونوں عددوں کو متماثلین کہتے ہیں، جیسے ۳،۳ اور ۴،۴ اور اس نسبت کو تماثل کہتے ہیں۔

تداخل:

ایک چیز کا دوسرے میں داخل ہونا: یعنی دو مختلف اعداد اس طرح ہوں کہ ان

میں چھوٹا عدد بڑے عدد کا جزء ہو یا چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم کردے یا بڑا عدد چھوٹے عدد سے ایک یا چند گنا زیادہ ہو تو ان دونوں اعداد کو متداخلین کہتے ہیں، جیسے ۳ ، ۹ کہ ۳ ، ۹ کا جزء ہے اور ۳ کو ۹ میں سے تین مرتبہ نکالنے سے ۹ ختم ہوجائیگا یا ۹ ، ۳ سے تین گنا بڑا ہے، اس نسبت کو تداخل کہتے ہیں۔

توافق:

باہم قریب ہونا: یعنی چھوٹا عدد نہ بڑے عدد کا جزء ہو اور نہ چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم کرے اور نہ بڑا عدد چھوٹے عدد سے ایک یا چند گنا زیادہ ہو؛ بلکہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں اعداد کو ختم کردے تو ان کو متوافقین کہتے ہیں جیسے ۸ اور ۲۰ کہ ان دونوں کو ۴ ختم کررہا ہے ۸ کو دو مرتبہ میں اور ۲۰ کو پانچ مرتبہ میں اور اس نسبت کو توافق کہتے ہیں۔

تباین:

باہم مختلف ہونا: یعنی ایسے دو اعداد کو کہتے ہیں جو نہ ہم مثل ہوں اور نہ چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم کرے اور نہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو ختم کرسکے تو ان کو متبائنین کہتے ہیں، جیسے ۷ اور ۱۰ کہ ۷ کا عدد ۱۰ کے ہم مثل نہیں ہے، اور نہ ہی سات دس کو ختم کر سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا عدد پایا جاتا ہے جو دونوں کو بیک وقت ختم کر سکے، لہذا سات اور دس کے درمیان تباین کی نسبت ہے۔

تصحیح کا بیان

سھام : سھم کی جمع ہے بمعنی حصہ، اور اصطلاحِ فرائض میں سھم اس حصہ کو کہتے ہیں جو ہر وارث کو اصلِ مسئلہ (۱) یا تصحیح مسئلہ سے ملتا ہے۔ (۲)

رؤس: رأس کی جمع ہے بمعنی سر، اصطلاح فرائض میں ورثاء کی تعداد کو رؤس کہتے ہیں۔

(۱) جن اعداد کو بنیاد بنا کر ابتداءً وارثوں کو حصہ دیا جاتا ہے اسے اصل مسئلہ کہتے ہیں۔ (۲) وارثوں کو حصہ دیتے وقت کسر ہونے کی صورت میں ضابطۂ تصحیح کے مطابق جس عدد سے مسئلہ بناتے ہیں اسے تصحیح مسئلہ کہتے ہیں۔

طائفہ: بمعنی جماعت، ایک قسم کے ورثاء کی جماعت کو طائفہ یا فریق کہتے ہیں۔

مضروب: حاصلِ ضرب کو مضروب یا مبلغ کہتے ہیں۔

کسر: عدد کے ٹوٹنے کو کہتے ہیں، جیسے پاؤ ، آدھا ، پون وغیرہ

تصحیح تصحیح کے لغوی معنی درست کرنا اور اصطلاحی معنی ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہر وارث کے حصے بغیر کسر کے نکل آئے۔ مسئلہ کی تصحیح کے سات قاعدے مقرر ہیں۔

قاعدہ ۱ اگر ہر فریق کے حصے ان کے رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو جائے تو کسی عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً:

مسئلہ ٦

زید میت

۲ بیٹیاں	ماں	باپ
ثلثان	سدس	سدس وعصبہ بنفسہ
۴	۱	۱

قاعدہ ۲ اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے رؤس اور حصوں کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عددِ رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ مثلاً:

مسئلہ ٦ تصـ ۳۰ مضروب ۵

زید میت

۱۰ بیٹیاں (۵)	ماں	باپ
ثلثان	سدس	سدس وعصبہ بنفسہ
۴ / ۲۰	۱ / ۵	۱ / ۵

اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ مثلاً:

مسئلہ ۲۴ ع ۲۷ تصـ ۱٦۲ مضروب ٦

زید میت

۱۲ بیٹیاں (٦)	ماں	باپ	بیوی
ثلثان	سدس	سدس وعصبہ	ثمن
۱٦ / ۹٦	۴ / ۲۴	۴ / ۲۴	۳ / ۱۸

اور اگر ایک ہی فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے عدد رؤس اور حصوں کے درمیان تداخل کی نسبت ہو اور عدد رؤس سہام سے بڑا ہو تو بھی یہی عمل کیا جائیگا، یعنی عدد رؤس کے دخل کو اصل مسئلہ یا مسئلہ عول کا ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا۔ مثلاً:

بڑا عدد رؤس کی مثال مسئلہ ۶ تص ۱۲ مضروب ع ۲

زید میت

باپ	ماں	۸ بیٹیاں (۲)
سدس وعصبہ	سدس	ثلثان
۱/۲	۱/۲	۴/۸

عائلہ کی مثال مسئلہ ۲۴ ع ۲۷ تص ۵۴ مضروب ع ۲

زید میت

بیوی	باپ	ماں	۳۲ بیٹیاں (۲)
ثمن	سدس وعصبہ	سدس	ثلثان
۳/۶	۴/۸	۴/۸	۱۶/۳۲

نوٹ: اور اگر ایک ہی فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے عددِ رؤس اور حصوں کے درمیان تداخل کی نسبت ہو اور عددِ رؤس سہام سے چھوٹا ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، سہام رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں گے، مثلاً

چھوٹے عدد رؤس کی مثال مسئلہ ۶

زید میت

باپ	ماں	۲ بیٹیاں
سدس وعصبہ	سدس	ثلثان
۱	۱	۴

عائلہ کی مثال مسئلہ ۲۴ ع ۲۷

زید میت

بیوی	باپ	ماں	۴ بیٹیاں
ثمن	سدس وعصبہ	سدس	ثلثان
۳	۴	۴	۱۶

قاعدہ۳ اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے رؤس اور حصوں کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو پورے عددِ رؤس کو اصل مسئلہ میں یا مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ مثلاً:

تباین کی مثال — مسئلہ۶ تصـ۴۲ مضروب عـ۷

زید میـــــت

باپ	ماں	۷ بیٹیاں
سدس وعصبہ بنفسہ	سدس	ثلثان
۱ / ۷	۱ / ۷	۴ / ۲۸

عائلہ کی مثال — مسئلہ۲۴ عـ۲۷ تصـ۲۴۳ مضروب عـ۹

زید میـــــت

بیوی	باپ	ماں	۹ بیٹیاں
ثمن	سدس	سدس	ثلثان
۳ / ۲۷	۴ / ۳۶	۴ / ۳۶	۱۶ / ۱۴۴

قاعدہ۴ اگر ورثاء کی کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور ہر جماعت کے محفوظ کردہ عدد رؤس (۳۔۳۔۳) کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو ان میں سے کسی بھی ایک عدد رؤس کو اصل مسئلہ یا مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ مثلاً:

مسئلہ۶ تصـ۱۸ مضروب عـ۳

زید میـــــت

۶ بیٹیاں	۳ دادیاں	۳ چچا
ثلثان	سدس	عصبہ بنفسہ
۴ / ۱۲	۱ / ۳	۱ / ۳

عائلہ کی مثال — مسئلہ۲۴ عـ۲۷ تصـ۸۱ مضروب عـ۳

زید میـــــت

بیوی	۳ دادیاں	باپ	۳ بیٹیاں
ثمن	سدس	سدس	ثلثان
۳ / ۹	۴ / ۱۲	۴ / ۱۲	۱۶ / ۴۸

قاعدہ۵ اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور ہر جماعت کے محفوظ کردہ عددِ رؤس (۳۔۱۲) کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو ان میں سے بڑے عدد کو اصل مسئلہ یا مسئلۂ عائلہ میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ مثلاً:

مسئلہ۱۲ تص۱۴۴ مضروب ع۱۲

زید میـــــــــــــــــــــــت

بیوی	۳ دادیاں	۱۲ چچا
ربع	سدس	عصبہ
۳	۲	۷
۳۶	۲۴	۸۴

عائلہ کی مثال

مسئلہ۱۲ ع۱۵ تص۱۳۵ مضروب ع۹

زید میـــــــــــــــــــــــت

شوہر	۳ دادیاں	ماں	۹ بیٹیاں
ربع	سدس	سدس	ثلثان
۳	۲	۲	۸
۲۷	۱۸	۱۸	۷۲

قاعدہ۶ اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور ہر جماعت کے محفوظ کردہ عددِ رؤس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو ایک جماعت کے عددِ رؤس کے وفق کو دوسری جماعت کے تمام عددِ رؤس میں ضرب دیں پھر حاصلِ ضرب اور تیسری جماعت کے عددِ رؤس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو حاصل ضرب کو تیسری جماعت کے وفق میں ضرب دیں گے، اسی طرح کرنے کے بعد آخری میں جو حاصلِ ضرب ہوگا اُسے اصل مسئلہ میں یا مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ مثلاً:

مسئلہ۲۴ تص۲۱۶۰ مضروب ع۹۰

زید میـــــــــــــــــــــــت(۱)

بیوی	۱۸/۹ بیٹیاں	۱۵ دادیاں	۱۰ چچا
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ بنفسہ
۳	۱۶	۴	۱
۲۷۰	۱۴۴۰	۳۶۰	۹۰

(۱) آئندہ صفحہ کے حاشیہ پر قاعدہ۶ کے مسئلہ کی وضاحت ہے۔

عائلہ کی مثال

مسئلہ ۱۲ ع ۱۷ تصح ۱۵۳۰ مضروب ع ۹۰

زید میت (۱)

بیوی	~~۱۸~~ ۹ اخیافی بہن	~~۱۲~~ ۶ حقیقی بہن	۱۵ دادیاں
ربع	ثلث	ثلثان	سدس
۳	۴	۸	۲
۲۷۰	۳۶۰	۷۲۰	۱۸۰

قاعدہ ۷ اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور ہر جماعت کے محفوظ کردہ عددِ رؤس میں تباین کی نسبت ہو تو ایک کو دوسرے میں ضرب دیا جائے پھر حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیا جائے پھر حاصلِ ضرب کو چوتھے عدد میں ضرب دیا جائے گا پھر آخر میں جو حاصلِ ضرب ہو اس کو اصل مسئلہ یا مسئلۂ عائلہ میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔ مثلاً:

مسئلہ ۲۴ تصح ۵۰۴۰ ع ۲۱۰

زید میت (۲)

۲ بیویاں	~~۶~~ ۳ دادیاں	~~۱۰~~ ۵ بیٹیاں	۷ چچا
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ بنفسہ
۳	۴	۱۶	۱
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰

عائلہ کی مثال

مسئلہ ۲۴ ع ۲۷ تصح ۹۸۲۸ مضروب ع ۳۶۴

زید میت

۴ بیویاں	۷ دادیاں	دادا	۱۳ بیٹیاں
ثمن	سدس	سدس	ثلثان
۳	۴	۴	۱۶
۱۰۹۲	۱۴۵۶	۱۴۵۶	۵۸۲۴

---

(۱) **قاعدہ ۶ کی مثال کی وضاحت:** ہر جماعت کے محفوظ کردہ عددِ رؤس: ۹۔۱۵۔۱۰ ہیں، اب ۹ اور ۱۵ کے درمیان توافق ہے، تو ۹ کے وفق (یعنی ۳) کو دوسرے کے کل (یعنی ۱۵) میں ضرب دیا گیا تو ۴۵ ہوا، پھر ۴۵ اور ۱۰ کے درمیان توافق کی نسبت ہے تو ۴۵ کے وفق (یعنی ۹) کو ۱۰ میں ضرب دیا گیا (۱۰ کے وفق ۲ کو ۴۵ میں ضرب دیا گیا) تو ۹۰ ہوا، پھر ۹۰ یہی مضروب ہے، اور اسی ۹۰ کو اصل مسئلہ ۲۴ میں ضرب دیا گیا تو ۲۱۶۰ ہوا، پھر ۹۰ سے ہر ایک کے سہام میں ضرب دیا گیا تو تصحیح سے ہر ایک کے حصے نکل آئے، اسی طرح مسئلۂ عائلہ حل کیجئے، عائلہ کی مثال میں محفوظ کردہ عدد رؤس ۹۔۶۔۱۵ ہیں۔

(۲) **قاعدہ ۷ کی مثال:** ہر جماعت کے محفوظ کردہ عدد رؤس ۲۔۳۔۵۔۷ ہیں، اب بائیں جانب سے دیکھیں ۷ اور ۵ کے درمیان تباین ہے، تو ۷ کو ۵ میں ضرب دیا تو ۳۵ ہوا، پھر ۳۵ کو ۳ میں ضرب دیا تو ۱۰۵ ہوا، پھر ۱۰۵ کو ۲ میں ضرب دیا تو ۲۱۰ ہوا، اسی ۲۱۰ کو اصل مسئلہ ۲۴ سے ضرب دیا تو ۵۰۴۰ ہوا، تو ۲۱۰ سے ہر ایک کے سہام میں ضرب دیا گیا۔ اسی طرح عائلہ کی مثال سمجھئے۔

ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ

تصحیح سے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کو تصحیح سے جو حصہ ملا ہے ان کو اس فریق کے عددِ رؤس پر تقسیم کیجئے تو خارجِ قسمت ہر فرد کا حصہ ہوگا۔ جیسے قاعدہ نمبر ۷ کی مثال میں دو بیویوں کو مجموعی طور پر ۶۳۰ ملا ہے اب اسے دو پر تقسیم کریں گے تو خارجِ قسمت ۳۱۵ ہوگا، یہی حصہ ہر بیوی کو ملے گا، اسی طرح دوسرے وارثوں میں سے ہر ایک کا حصہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

اگر قرضہ ترکہ سے زیادہ ہو تو قرض خواہوں کے درمیان قرضوں کے تناسب سے ترکہ تقسیم ہوگا، اسی لئے ہر قرض خواہ کو وارث اور اس کے قرضوں کو سہام (حصہ) کے طور پر لکھا جائے گا، اور سارے قرضوں (یعنی مجموع الدیون) کو جوڑ کر تصحیح کی جگہ میں لکھا جائے گا، اور ترکہ بائیں جانب میت کی ’’ تا ‘‘ کے سرے پر لکھا جائے گا، پھر ترکہ اور مجموع الدیون میں نسبت دیکھیں گے۔

طریقہ ۱

اگر ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو ہر قرض خواہ کے قرض کو پورے ترکہ میں ضرب دیں گے، پھر حاصلِ ضرب کو مجموع الدیون پر تقسیم کریں گے، اور خارجِ قسمت ہر قرض خواہ کا حصہ ہوگا۔ مثلاً:

مسئلہ ۱۵ ترکہ ۱۲ روپئے

زید میـــــــــــــــــــت

بکر	عمر
۱۰ روپئے	۵ روپئے
۱۰	۵
۸	۴
۱۵	۱۵

طریقہ۲

اگر ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو ہر قرض خواہ کے قرضہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیں گے پھر حاصلِ ضرب کو مجموع الدیون کے وفق پر تقسیم کریں گے اور خارجِ قسمت ہر قرض خواہ کا حصہ ہوگا۔ مثلاً:

مسئلہ۱۵ ترکہ۹ روپئے

زید میـــــت

بکر	عمر
۱۰روپئے / ۶	۵روپئے / ۳

طریقہ۳

اگر ترکہ اور مجموع الدیون میں تداخل کی نسبت ہو تو ہر قرض خواہ کے قرضوں کو مجموع الدیون کے دخل پر تقسیم کریں گے اور خارج قسمت ہر قرض خواہ کا حصہ ہوگا۔ مثلاً:

مسئلہ۱۵ ترکہ۱۳ روپئے

زید میـــــت

بکر	عمر
۱۰روپئے / ۱	۵روپئے / ۲
۳ ـــ ۳	۱ ـــ ۳

تخارج کا بیان

تخارج کے لغوی معنی نکلنا ہے اور اصطلاحی معنی ایک یا چند وارثوں کا ترکہ میں سے باہمی رضامندی سے کوئی متعین چیز لے کر باقی ترکہ سے دست بردار ہو جانا ہے، اسکو فرائض کی اصطلاح میں تخارج کہتے ہیں ،ایسی صورت پیش آنے پر پہلے تمام وارثوں کے نام لکھ کر ترکہ کی تقسیم ہوگی ، پھر اس وارث کا حصہ اصل مسئلہ سے گھٹا دیا جائے گا،گھٹانے کے بعد ہر وارث کا جو حصہ ہے وہ ہر ایک کو دے دیا جائے گا۔ مثلاً:

مسئلہ۶ - ۳ تـــ۳ـــ

زینب میـــــــــــــــــــــــــــت

شوہر مصالح	ماں	چچا
نصف	ثلث	عصبہ بنفسہ
۳	۲	۱
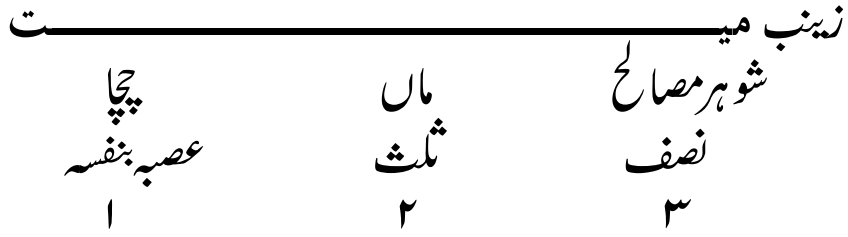
ردکا بیان

رَدَّ یَرُدُّ رَدًّا لوٹانا، واپس کرنا، اور اصطلاحی معنی اصحابِ فروض کو حصہ دینے کے بعد اگر کچھ مال بچ جائے اور کوئی عصبہ نہ ہو تو اس باقی ماندہ مال کو دوبارہ نسبی اصحابِ فروض کو ان کے حصوں کے مطابق دینا۔

نوٹ: ردصرف نسبی اصحابِ فروض پر ہوتا ہے، ان کو من یرد علیہ کہتے ہیں، زوجین چونکہ نسبی رشتہ دار نہیں ہوتے؛ اس لئے ان پر رد نہیں ہوگا، ان کو من لا یرد علیہ کہتے ہیں۔

رد کے مسائل کی چار قسمیں ہیں:

(۱) من یرد علیہ کی صرف ایک جنس ہو

(۲) من یرد علیہ کی متعدد جنسیں ہوں

(۳) من یرد علیہ کی ایک جنس کے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو

(۴) من یرد علیہ کی متعدد جنسوں کے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو

پہلا قاعدہ

اگر مسئلہ میں من یرد علیہ (نسبی اصحابِ فروض) کی صرف ایک جنس ہو تو مسئلہ ان کے عدد رؤس سے بنایا جائے گا، اور ترکہ اسی کے مطابق تقسیم ہوگا، جیسے صرف دو لڑکیاں ہیں تو مسئلہ دو سے بنے گا۔ مثلاً:

مسئلہ۳ الرد ۲

زید میـــــــــــــــــــــت
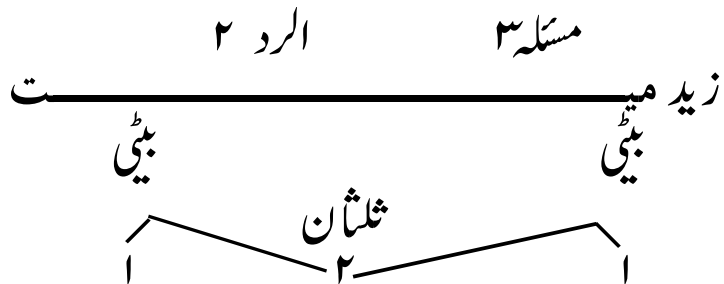
دوسرا قاعدہ

اگر مسئلہ میں من یرد علیہ (نسبی اصحابِ فروض) کی کئی جنسیں ہوں اور من لا یرد علیہ (زوجین میں سے کوئی) نہ ہو تو مسئلہ ان کے حصوں سے بنایا جائے گا اور ترکہ اسی کے مطابق تقسیم ہوگا، جیسے مسئلہ میں اگر دو سدس (دادی اور اخیافی بہن) ہو تو دو سے مسئلہ بنے گا، اور سدس اور ثلث (اخیافی بھائی اور ماں) ہو تو تین سے اور نصف اور سدس (بیٹی اور پوتی) ہوں تو چار سے، ثلثان اور سدس (دو بیٹیاں اور ماں) یا نصف اور دو سدس (بیٹی اور پوتی اور ماں) یا نصف اور ثلث (حقیقی بہن اور ماں) ہو تو پانچ سے مسئلہ بنے گا۔ مثلاً:

مسئلہ ۶ الرد ۲

زید میت

دادی	اخیافی بہن
سدس	سدس
۱	۱

مسئلہ ۶ الرد ۳

زید میت

ماں	اخیافی بھائی
ثلث	سدس
۲	۱

مسئلہ ۶ الرد ۴

زید میت

بیٹی	پوتی
نصف	سدس
۳	۱

مسئلہ ۶ الرد ۵

زید میت

۲ بیٹیاں	ماں
ثلثان	سدس
۴	۱

مسئلہ ۶ الرد ۵

زید میت

بیٹی	پوتی	ماں
نصف	سدس	سدس
۳	۱	۱

مسئلہ ۶ الرد ۵

زید میت

حقیقی بہن	ماں
نصف	ثلث
۳	۲

تیسرا قاعدہ

من یرد علیہ (نسبی اصحابِ فروض) کی ایک جنس کے ساتھ اگر من لا یرد علیہ (زوجین میں سے کوئی) بھی ہو تو من لا یرد علیہ کے حصے سے مسئلہ بنا کر پہلے انہیں دیا جائے گا پھر ما باقی من یرد علیہ کے عددِ رؤس کے برابر ہوں تو انہیں دیا جائے گا۔ مثلاً:

مسئلہ ۱۲ الرد ۴ باقی ۳

زینب میـــــــــــت

شوہر	۳ بیٹیاں
ربع	ثلثان
۳	۸
۱	۳

اگر ما باقی مال من یرد علیہ کے عددِ رؤس کے برابر نہ ہو تو ما باقی مال اور من یرد علیہ کے عددِ رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، اگر توافق یا تداخل کی نسبت ہو تو من یرد علیہ کے عددِ رؤس کے وفق یا دخل کو اصل مسئلہ ردیہ میں ضرب دیا جائے گا۔ مثلاً:

مسئلہ ۱۲ الرد ۴ باقی ۳ تصـــ۸ـــ

زینب میـــــــــــت

شوہر	۶/۲ بیٹیاں
ربع	ثلثان
۳	۸
۱	۶
۲	

اور اگر تباین کی نسبت ہو تو من یرد علیہ کے تمام عددِ رؤس کو مسئلہ ردیہ میں ضرب دیا جائے گا اور حاصل ضرب سے ہر ایک کو حصہ دیا جائے گا۔ مثلاً:

مسئلہ ۱۲ الرد ۴ باقی ۳ تصـــ۲۰ـــ

زید میـــــــــــت

شوہر	۵ بیٹیاں
ربع	ثلثان
۳	۸
۱	۱۵
۵	

چوتھا قاعدہ

اگر من یرد علیہ کی دو یا دو سے زیادہ جنسوں کے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو من یرد علیہ اور من لا یرد علیہ دونوں کے الگ الگ مسئلے بنائیں گے پھر من لا یرد علیہ کا حصہ

دینے کے بعد ما بقیہ اور من یرد علیہ کے مسئلہ میں تماثل کی نسبت ہو تو ما بقیہ من یرد علیہ کو دے دیں گے۔ مثلاً:

مسئلہ۱۲ الرد ۴ باقی ۳

زید میـــــت

بیوی	۴ دادیاں	۱۶ اخیافی بہنیں
ربع	سدس	ثلث
۳	۲	۴
۱	x	x

مسئلہ۶ الرد ۳

زید میـــــت

۴ دادیاں	۱۶ اخیافی بہنیں
سدس	ثلث
۱	۲

اور اگر من لا یرد علیہ کو دینے کے بعد ما بقیہ اور من یرد علیہ کے مسئلہ میں تماثل کی نسبت نہ ہو تو من یرد علیہ کے مسئلہ ردیہ کو من لا یرد علیہ کے مسئلہ ردیہ میں ضرب دیں گے پھر حاصلِ ضرب سے ہر ایک کو حصہ ملے گا، اور اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ من یرد علیہ کے مسئلہ ردیہ کو من لا یرد علیہ کے سہام میں ضرب دیں گے اور من لا یرد علیہ کو اس کے سہام سے حصہ دینے کے بعد جو باقی رہ گیا تھا اس کو من یرد علیہ کے سہام میں ضرب دیں گے۔ مثلاً:

مسئلہ۲۴ الرد ۸ باقی ۷

زید میـــــت

۴ بیوی	۹ بیٹیاں	۶ دادیاں
ثمن	ثلثان	سدس
۳	۱۶	۴
۱	x	x
۵	x	x

مسئلہ۶ الرد۵ تصـ۴۰

زید میـــــت

۹ بیٹیاں	۶ دادیاں
ثلثان	سدس
۴	۱
۲۸	۷

مناسخہ کا بیان

مناسخہ کے لغوی معنی نقل کرنا اور اصطلاحی معنی تقسیمِ ترکہ سے پہلے کسی وارث کے مرجانے کی وجہ سے اس کا حصہ اس کے زندہ ورثاء کی طرف منتقل کرنا ہے۔

چند اصطلاحات

(۱) مورثِ اعلی سب سے پہلے مرنے والا

(۲) مافی الید اس کا مختصر مف ہے، میت کے حصہ کو کہتے ہیں، جو اسے اوپر والے ایک یا چند مورثوں (مرنے والوں) سے ملا ہو، اس کو میت کی ''تا'' کے سرے پر لکھا جائے گا۔

(۳) ہر میت کا مافی الید (اوپر والے مورث سے ملا ہوا حصہ) نقل کرنے کے بعد اس حصہ کو فوراً گھیر دیا جاتا ہے جس کی ہیئت یہ ہوتی ہے اس کو علامت قبر بھی کہتے ہیں۔

(۴) المبلغ آخری حاصلِ ضرب کو کہتے ہیں۔

(۵) الاحیاء تمام زندہ وارثوں کو کہتے ہیں، اس کی لمبی لکیر کھینچ کر اس کے نیچے زندہ وارثوں کو لکھا جاتا ہے اور ہر وارث کے نیچے ان کے حصے لکھے جاتے ہیں۔

مناسخہ بنانے کا طریقہ

(۱) مناسخہ میں آئے ہوئے تمام افراد خواہ وارث ہوں یا مورث ان کے نام رشتوں کے ساتھ لکھنا ضروری ہے۔

(۲) ایک وارث کو کئی رشتوں کی وجہ سے متعدد جگہوں پر وراثت مل سکتی ہے، اسلئے ہر دوسری میت کے وارثوں کے نام اور رشتے لکھتے وقت اوپر کے وارثوں کو ایک نظر دیکھ لینا چاہئے۔

(۳) اگر میت کو کئی جگہوں سے حصے ملے ہیں تو مافی الید لکھتے وقت متعدد حصوں کو اور احیاء لکھتے وقت ہر وارث کے متعدد حصوں کو جوڑ لینا چاہئے۔

اصول مناسخہ

سب سے پہلے میتِ اول کے ورثہ کو گذشتہ قواعد کی روشنی میں حصے دے دیئے

جائیں، پھر میتِ ثانی کا مسئلہ بنایا جائے اور مافی الید (میتِ ثانی کا حصہ جو میتِ اول سے ملا ہے) اور میتِ ثانی کے مسئلہ یا اس کی تصحیح میں نسبت دیکھی جائے۔

(۱) اگر تماثل کی نسبت ہے تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) اگر توافق کی نسبت ہو تو میتِ ثانی کے مسئلہ یا اس کی تصحیح کے وفق کو میتِ اول کے تصحیح میں ضرب دیا جائے، اور میتِ اول کے ہر زندہ وارثوں کے سہام کو بھی اس سے ضرب دیا جائے۔

(۳) اگر تباین کی نسبت ہو تو میتِ ثانی کے مسئلہ یا اس کی تصحیح کے کل کو میتِ اول کے مسئلہ یا اس کی تصحیح کے کل میں ضرب دیا جائے، پھر میتِ اول کے ہر زندہ وارثوں کے سہام میں بھی اسی سے ضرب دیا جائے، اور دونوں صورتوں میں مافی الید کو میتِ ثانی کے ورثہ کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ مثلاً:

مسئلہ ۸ تص ۲۴ تص ۸۶۴ مضروب ع ۳

زید میــــــــــــت

بیوی	بیٹی		بیٹا
سلیمہ	عمرانہ		عمران
ثمن	عصبہ بالغیر		عصبہ بنفسہ
۱			
۳	۷	۷ / ۲۱	۱۴
۱۰۸	۲۵۲		

مسئلہ ۲۴ تص ۷۲ مضروب ۳ مافی الید ۱۴

عمران میــــــــــــت

بیوی	ماں	بیٹی		بیٹا
خالدہ	سلیمہ	سعیدہ		سعید
ثمن	سدس	عصبہ بالغیر		عصبہ بنفسہ
۳	۴	۱۷	۱۷ / ۵۱	۳۴
۹	۱۲			
۶۳	۸۴	۱۱۹		۲۳۸

مرحوم زید کے ترکہ کو ۸٦۴ مساوی حصوں میں تقسیم کر کے ان کے زندہ وارثوں میں درجِ ذیل تفصیل کے مطابق تقسیم کیا جائے، ہر وارث کا حصہ اس کے نام کے نیچے درج ہے۔

الــاحـــــــــــــــیـــــــــــاء

سلیمہ	خالدہ	عمرانہ	سعیدہ	سعید
۱۹۲	٦۳	۲۵۲	۱۱۹	۲۳۸

تمت بالخیر

میراث کے اہم مسائل

میت کے ترکہ میں شرعی وارثین کا حصہ ہوا کرتا ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اسلام کے دیگر احکام بھی قرآن مجید میں بیان ہوئے مگر اللہ تعالی نے ان کی جزئیات کو بیان نہیں کیا مثلاً زکوۃ کا حکم اور اس کی فرضیت وفضیلت کو تو قرآن مجید میں بیان فرمایا مگر اس کی مقدار بیان نہیں کی، لیکن میراث کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا اور ورثاء کے متعینہ حصوں کی وضاحت فرمائی، اور احادیث میں حضور اقدس ﷺ نے علم میراث سیکھنے اور سکھانے والوں کے فضائل بتائے اور میراث میں کوتاہی کرنے والوں کے لئے وعیدیں سنائیں، ذیل میں میراث کی اہمیت اور فضیلت اور اس میں کوتاہی کرنیوالوں کے بارے میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

میراث کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم فرائض (میراث)

سیکھواور لوگوں کوسکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے، بلاشبہ وہ بھلا دیا جائے گا اور میری امت سے یہی علم سب سے پہلے سلب کیا جائے گا(۱)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تم علم فرائض (علم میراث) سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ؛ کیونکہ میں وفات پانے والا ہوں اور بلاشبہ عنقریب علم اٹھا یا جائے گا اور بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے، یہاں تک کہ دو آدمی حصہ میراث کے بارے میں باہم جھگڑا کریں گے اورانہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جوان کے درمیان اس کا فیصلہ کرے(۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میراث، قرآن پاک پڑھنے کا انداز، اور سنن کواس طرح سیکھو جیسا کہ تم نے قرآن کوسیکھا(۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ علم میراث، مسائل طلاق اور حج کو سیکھو یہ تمہارے دین میں سے ہے(۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ علم میراث کو سیکھو عنقریب آدمی اس علم کا محتاج ہوگا جس کوآج عام لوگ جانتے ہیں، یا ایسی قوم میں ہوگا جو علم نہیں رکھتے (۵)

حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ علم میراث کوسیکھو گمان کرنے والوں سے پہلے یعنی جو لوگ گمان کے ساتھ باتیں کرتے ہیں(٦)

---

(۱)ابن ماجه ، حديث نمبر : ۲۷۱۹، باب الحث على تعليم الفرائض
(۲)المستدرک علی الصحيحين حديث نمبر: ۷۹۵۰، کتاب الفرائض
(۳)سنن دارمی ، حدیث نمبر ۲۸۹۲ ، باب فی تعلیم الفرائض
(۴)سنن دارمی ، حدیث نمبر ۲۸۹۲ ، باب فی تعلیم الفرائض
(۵)المعجم الكبير للطبرانی ، حدیث نمبر ۸۹۲٦، باب منه
(٦)بخاری تعلیقاً، باب فی تعليم الفرائض

میراث تقسیم نہ کرنے والوں پر وعید

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے کسی وارث کے حصہ میراث کو روکا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کے حصے کو روکیں گے(۱)

دوزخ میں داخلہ

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ بعض لوگ تمام عمر اطاعت خداوندی میں مشغول رہتے ہیں لیکن موت کے وقت میراث میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں (یعنی بلا وجہ شرعی کسی حیلے سے محروم کردیتے ہیں یا حصہ کم کردیتے ہیں) ایسے شخصوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا دوزخ میں پہنچادیتا ہے(۲)

ان احادیث میں علم میراث کو سیکھنے اور سکھانے کا حکم دیا گیا ہے اور علم میراث کو نصف علم کہا گیا ہے، اسی طرح فرمایا جو کسی کا حصہ نہیں دے گا اللہ قیامت کے دن جنت سے اس کا حصہ روکیں گے ، اب علماء اور عام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس علم کو پھیلائیں؛ تاکہ لوگ اس گناہ عظیم سے بچ سکیں۔

زندگی میں مال تقسیم کیسے کرے؟

میراث سے متعلق احکام وفات کے بعد کے ہیں، زندگی میں اگر کوئی شخص بحالت صحت اولاد میں مال وجائیداد تقسیم کرنا چاہے تو اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ بیٹے اور بیٹیوں کو مساوی طور پر حصہ دیا جائے ، اور اگر اولاد میں سے کسی کو اس کے تقوی یا دینداری یا حاجت مندی یا والدین کی خدمت گزاری کی وجہ سے نسبتاً زیادہ حصہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر اولاد بے دین فاسق وفاجر ہو اور مال دینے کی صورت میں بھی اس کی اصلاح کی امید

(۱) مشکوۃ حدیث نمبر ۳۰۷۸، الفصل الثالث
(۲) مشکوۃ

نہ ہوتو انہیں صرف اتنا مال دے کہ جس سے وہ زندہ رہ سکیں اور بقیہ مال اچھے کاموں میں خرچ کرنا افضل ہے(۳)

عاق کرنا

چونکہ مرنے کے بعد وارث کا استحقاق خود بخود ثابت ہو جاتا ہے؛ اس لئے اگر کسی مورث نے اپنے کسی اولاد کو اس کی نافرمانی کی وجہ سے زبانی یا بذریعہ تحریر عاق کر دیا ہو تب بھی وہ شرعاً وراثت سے محروم نہیں ہوگا، اور اس کا مقررہ حصہ اس کو ملے گا؛ کیونکہ میراث کی تقسیم نفع پہنچانے یا خدمت گزاری کی بنیاد پر نہیں، لہذا کسی بھی وارث کو محروم کرنا حرام ہے۔

ترکہ کیا ہے؟

مرنے والے کی ملکیت میں جو چیزیں ہیں وہ ترکہ میں شامل ہے مثلاً: مال و دولت، سونا چاندی، زمین و جائیداد، مکان ودکان، تمام قابل وصولی قرضہ جات و امانت، بنک بیالنس، بلکہ وہ معمولی چیزیں جس کی طرف عام طور سے ذہن نہیں جاتا مثلاً گھر کے تمام اشیاء جو مرنے والے کی ملکیت میں تھیں جیسے چپل، گھڑی، عینک، گھر میں لگا ہوا جھومر، فیان وغیرہ

البتہ جو چیز میت کی ملکیت میں نہ ہو بلکہ وہ صرف قبضہ میں ہو تو وہ ترکہ نہیں ہے مثلاً کسی کی امانت میت کے پاس رکھی ہوئی تھی تو وہ ترکہ میں شامل نہ ہوگی۔

وارث کون لوگ ہیں؟

ہر خونی رشتہ دار مرد ہو یا عورت اور خاوند بیوی جو میت کی وفات کے وقت زندہ ہو، نیز حمل کا بچہ، یہ سب وارث کہلاتے ہیں۔

وراثت میں عورتوں کا حصہ بھی متعین ہے

قرآن وحدیث میں جہاں مردوں کا حصہ متعین ہے وہیں عورتوں کا حصہ بھی من جانب اللہ متعین ہے، چاہے عورت ماں یا نانی یا دادی کے روپ میں ہو یا بہن، بیوی، بیٹی کی

(۳) درمختار ۲/۶۳۵

شکل میں ہو، ہر حال میں اسے مقررہ حصہ ملتا ہے، اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے عورتوں کو محروم کرتا ہے تو وہ کل قیامت میں جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

عموماً لڑکیوں کی شادی کے موقع پر جہیز کے نام سے طے شدہ رقم اور سامان دیتے ہیں، اور جب وراثت کی تقسیم کا موقع آتا ہے تو لڑکیوں کو یہ کہہ کر وراثت سے محروم کردیا جاتا ہے کہ تمہاری شادی میں جو سامان اور رقم دی گئی ہیں وہی تمہارا حصہ ہے، اب تمہیں کچھ نہیں ملے گا، یہ عورتوں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے، اس سے بچنا چاہئے؛ اس لئے کہ جہیز کے نام پر دی جانے والی رقم وراثت میں داخل نہیں ہے،؛ اگرچہ جہیز کے نام پر کتنی ہی رقم کیوں نہ دی گئی ہو؛ کیونکہ وراثت کا استحقاق تو مرنے کے بعد ہوتا ہے۔

نابالغ وارثوں کا حکم

جس طرح وراثت میں عورتوں کا حصہ ہے اسی طرح نابالغ بچوں اور بچیوں کا بھی حصہ ہے، تقسیم وراثت کے وقت ان کو محروم کرنا ظلم ہے؛ ہاں ان کی طرف سے ان کا کوئی ولی یا سرپرست وراثت حاصل کرے گا اور اس کے بالغ اور عقلمند ہونے تک اس کی حفاظت کریگا، تقسیم کے وقت اگر وہ اپنے حصہ سے دست بردار ہوجائے یا اس میں سے کچھ صدقہ، خیرات یا ہدیہ کرنے کی اجازت دیں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، کیونکہ اس وقت وہ اس طرح کے تصرف کرنے کا اہل نہیں ہے۔

پینشن (وظیفہ) کی رقم کی تقسیم

میت کے وظیفہ یا پنشن کے بقایاجات جو اس کی موت کے بعد وصول ہوں ان کی بھی دوسرے ترکہ کی طرح تقسیم ہوگی؛ لیکن اگر موت کے بعد پنشن جاری رہی جس کو فیملی پنشن کہتے ہیں تو سرکاری کاغذات میں جس کا نام پنشن فارم میں درج ہے صرف وہی وصول کرنے کا حق دار ہوگا۔

منہ بولی اولاد کا حکم

کسی مرد یا عورت نے کسی لڑکے یا لڑکی کو منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنالیا ہو تو وہ لڑکا یا لڑکی اس مرد یا عورت کے ترکہ کا مستحق نہیں ہوگا۔

قبضہ سے پہلے میراث معاف کرنے سے معاف نہیں ہوگی

اگر کوئی شخص تقسیمِ میراث سے پہلے اپنا حصہ دوسروں کے لئے چھوڑنا چاہے تو نہیں چھوڑ سکتا، تقسیم میراث سے پہلے اس کا حق وراثت ساقط نہیں ہوتا کیونکہ حق میراث اختیاری نہیں بلکہ اضطراری ہے۔(۱) ہاں میراث کی تقسیم کے بعد اگر اپنا مقررہ حصہ کسی کو دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

میراث کی تقسیم میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

ہمارے معاشرہ میں میت کی تجہیز و تکفین کے بعد میراث کی تقسیم میں بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے، والد کے انتقال پر والدہ کی رعایت کرتے ہوئے یا خاندان کے بڑوں کی وجہ سے میراث تقسیم نہیں کی جاتی، یہ نامناسب ہے، اس میں حق والوں کا حق دینے میں تاخیر ہوتی ہے، اسلئے فقہاء نے لکھا ہے کہ میراث کی تقسیم میں تاخیر کرنا مناسب نہیں ہے، بسا اوقات تاخیر کی وجہ سے وارثین کے درمیان اختلافات پیدا ہوتے ہیں(۲)

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں پورے دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، میراث کے حوالے سے پائی جانے والی غفلتوں سے درگزر فرما کر اس کے ازالہ کی ہمت عطا فرمائے اور امت مسلمہ کی تمام پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرماوے۔ آمین

---

(۱) الدر المختار

(۲) واقعات المقتیین ۲۲۶

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

مولانا محمد غیاث الدین حسامی سلمہ نے ''آسان اصول میراث'' کے نام سے ایک رسالہ مرتب فرمایا ہے، جس پر مولانا مفتی جمال الدین صاحب مدظلہ کی تقریظ بھی ہے، احقر کو باقاعدہ مطالعہ کا موقعہ نہیں مل سکا۔ زبان سادہ، عام فہم ہے طلبا وطالبات کو انشاء اللہ اس رسالہ سے مسائل میراث کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اللہ تعالی ان کی یہ کاوش قبول فرمائے، اور اس کو نافع بنائے۔ آمین

حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب دامت برکاتہم

مولانا محمد غیاث الدین حسامی زید علمہ وفضلہ۔ استاذ حدیث جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات مصری گنج۔ نے '' آسان اصول میراث'' نامی ایک کتاب ترتیب دی ہے، جس میں مناسخہ تک کے سارے اصول میراث کو آسان زبان میں سمجھایا ہے، اور مثالوں سے اس کی وضاحت کی ہے، میں نے بھی اس کتاب کو اول تا آخر پڑھا ہے، اور مفید پایا ہے۔

ضرورت ہے کہ اہل مدارس اس کتاب پر سنجیدگی سے غور فرمائیں اور سراجی سے پہلے اس کتاب کو داخل درس کرکے طلبہ کی آسانی کا سامان پیدا فرمائیں، یوں بھی اگر سراجی پڑھنے کے دوران اس کتاب سے مدد لی جائے تو نفس مسئلہ کے سمجھنے میں بڑی کارآمد ثابت ہوگی۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم

اردو زبان میں اس موضوع پر کم لکھا گیا ہے، محبّ عزیز مولانا محمد غیاث الدین حسامی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس موضوع پر بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ قلم اٹھایا ہے اور احکامِ میراث کا خلاصہ اور عطر پیش کردیا ہے، کتاب واقعی اسمِ بامسمیٰ ہے اور نہایت آسان اور عام فہم زبان میں مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، امید ہے کہ یہ کتاب نہ صرف طلبۂ مدارس کے لئے مفید ہوگی؛ بلکہ شعبۂ قانون سے تعلق رکھنے والے اصحابِ ذوق اور دوسرے اہل دانش کے لئے بھی ایک بہترین علمی سوغات ثابت ہوگی، دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے، لوگوں کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، مؤلف کے ذریعہ مزید علمی خدمت سرانجام پائے، نیز مسلمانوں کو احکام شریعت کے مطابق قانونِ میراث کو نافذ کرنے کی توفیق میسر ہو، واللہ ھو المستعان۔